یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. N. 352

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

مت دیکھ کسی کا قول و کردار
دیکھ نبی مصطفیٰ کی گفتار
بس عمل کر جو نقل کیا ہے
یاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے

جلد نمبر ۲ ۔ نمبر ۲

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔۔ ۔۔ ۔۔ للعہ
والیان ریاست سے ۔۔ ۔۔ ۔۔ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔ ۔۔ للعہ
عام خریداران سے ۔۔ ۔۔ عہ
۔۔ ۔۔ ششماہی عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
۔۔ ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث ہونی چاہیے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ❖
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا ❖
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ❖

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں۔

امرتسر یوم جمعہ مورخہ ۸ شوال سنہ ۱۳۲۵ ہجری المقدس مطابق ۱۵ نومبر سنہ ۱۹۰۷ء

حضرات علماء کرام اور وکلا سے ایک ضروری سوال

قرآن مجید و حدیث شریف میں سب کچھ ہے مگر اُس کے سمجھنے کے لئے قواعد ہیں۔ بعض دفعہ اُن قواعد کی پابندی یا لحاظ نہ رکھنے سے غلطی بھی ہو جاتی ہے اس لئے سلف امت کا دستور تھا کہ اپنے ہم مجلسوں اور ہم عصروں سے مسائل دینیہ میں مشاورت کیا کرتے تھے اس کی ابتدا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ہوئی ہے۔ اسی سنت سلفی کی بنا پر آج ایک ضروری سوال علماء کی خدمت میں پیش کرتا ہوں امید ہے کہ اپنے اپنے جواب باصواب سے اطلاع بخشیں گے ممکن ہوا تو سب رائیں درج اخبار کی جاوینگی۔ وہ سوال یہ ہے:۔

آجکل صیغہ ڈاک میں جو دستور ہے کہ ایک شخص کسی چیز کے خریدنے کے لئے منی آرڈر بھیجتا ہے یا ویلیو کرنے کی اجازت دیتا ہے اور ویلیو اُس کے نام پر کیا جاتا ہے اور قیمت بائع کے پاس پہنچ جاتی ہے۔ قیمت پہونچانے کی فیس (اُجرت) مشتری کے ذمہ ہوتی ہے۔ ڈاکخانہ کے ملازم وہ چیز بغیر روپیہ لئے مشتری کو دینے کے مجاز نہیں

اگر دیدیں تو اپنے پاس سے بھریں۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر وہ روپیہ جو بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ ویلیو مشتری سے وصول کیا گیا ہے بائع تک نہ پہونچے اور ڈاکخانہ کی غلطی سے خورد برد ہو جائے جیسا کہ بعض دفعہ ہو جاتا ہے (چنانچہ دفتر اہلحدیث کے آجکل کئی ایک ویلیو گم ہیں)، تو اس صورت میں نقصان کس کا ہے؟ بائع کا یا مشتری کا؟ مگر شرعی طور پر اس سوال کو منفصل کرنے کے لئے یہ مقدم ہوگا کہ پہلے اسپر غور کیا جائے کہ ڈاکخانہ جو وکیل ہے تو کیسا ہے۔ وکیل بالتقاضی ہے یا وکیل بالقبض؟ پھر یہ تو ایک ہی طرف کا ہے یا دونوں طرفوں کا یعنی صرف بائع کا یا مشتری کا۔ یا دونوں کا ان مراتب کے بعد حکم کی تحقیق ہونی چاہیے کہ روپیہ ضائع ہونے کی صورت میں کس کا نقصان ہے یعنی بائع کو وصول سمجھا جائے یا مشتری کا نقصان مانا جائے؟

خاکسار اپنا ناقص خیال عرض کرتا ہے۔ اگر صحیح ہو تو اس کی تصحیح فرمادیں غلط ہو تو اصلاح کردیں۔ میری خیال میں ڈاکخانہ ذوجہتین ہے یعنی بائع کا بھی وکیل ہے اور مشتری کا بھی۔ بائع کی طرف سے وکیل بالایصال ہے یعنی مبیع کے پہونچانے کا اور مشتری کی طرف سے وکیل بالایصال ہے یعنی ہبلغات کے پہونچانے کا بھی ہے کہ

اگر مشتری نہ ہو یا بیمار کے پہنچنے سے انکار کر دے تو ڈاکخانہ کی طرف سے اُسپر کوئی جبر نہیں ہوتا ایسی صورت میں بائع کی مبیع اُس تک پہونچا دیجاتی ہے اور بس۔ اور اگر مشتری قیمت دیکر وصول کرلے تو بائع کو قیمت دیکر دستخط وصول کے کرائے جاتے ہیں پس صورت مرقومہ میں ڈاکخانہ نے جس توکل کا کام نہیں کیا اُسی کا نقصان مانا جائے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ اگر بائع تک روپیہ نہیں پہونچا تو بائع ذمہ دار نہیں ہے۔ امید ہے کہ علماء کرام گہری نظر ڈالکر اس مسئلہ کو حل فرماوینگے۔ میرے خیال میں علم فقہ کی جزئیات متعلقہ رقبہ واتفاق رقبہ کی آجکل ضرورت نہیں ضرورت ہے قوانین مسائل کی ہے۔

قانون دان صاحب بھی توجہ فرماکر جواب دیں کہ صورت مذکورہ میں دعوے کیسا چل سکتا ہے۔ اس مسئلہ کے متعلق کوئی فیصلہ چیف کورٹ۔ ہائیکورٹ کا ہوا ہو تو اطلاع فرمادیں۔

جواب کا منتظر **ابو الوفاء**

"اصلاح" کی اصلاح

شیعوں کا ایک رسالہ ماہوار ضلع سارن سے نکلتا ہے اسکا ذکر کبھی کبھی اہلحدیث کے ناظرین بھی سنتے ہیں

ہم آج ہم اصلاح مذکور کے ایک ایسے مضمون کا جواب دیتے ہیں جو خاص اہلحدیثوں کے مذہب پر حملہ ہے۔ آپ کا اڈیٹر نامہ نگار لکھتا ہے۔

"میں اپنے دوست اڈیٹر اخبار گمنام مذکور کو مشفقانہ طور پر صرف نصیحت کی غرض سے متنبہ کرنے کے لئے اُن کے مذہب کے چند معمولی عقائد پیش کرکے امیدوار ہوں کہ آئندہ سے پہلے گھر کی خبر لے پیارے جب دوسروں کی فکر کرے۔"

سب سے زیادہ امر اہم تو یہ ہے کہ کل حضرات اہلحدیث جسمیت خدا کے قائل ہیں اور مثل بندوں کے اُس کے ہاتھ پیر کان آنکھ سب ہی جائز رکھتے ہیں (صرف ناک اُس کے خدا کو نہیں ہوتی وہ بیچارہ ناک کٹا ہے) چنانچہ علامہ دوانی شرح عقاید میں لکھتے ہیں واکثر المجسمة هم الظاهریون المتبعون بظواهر الكتاب والسنة واكثرهم المحدثون یعنی جسمیت خدا کے قائل وہی لوگ ہیں جو ظاہر کتاب وسنت کے پیرو ہیں جن میں سے اکثر وہی اہلحدیث ہیں نیز وہابیوں کے امام ابن الجوزی اپنی کتاب تلبیس ابلیس میں لکھتے ہیں کہ عوام اہلحدیث کا مسلک اور عقیدہ یہ ہے کہ صفات باری (جو قرآن میں بطرز تشبیہ درج ہیں) کو بقیاس حسیات قبول کرتے ہیں انہوں نے قرآن کی آیات متشابہات کو ظاہری معنے میں قبول کرلیا اور ہاتھ پیر وغیرہ کے قائل ہوگئے۔

امام بیہقی نے تو اور بھی ان لوگوں کا پردہ فاش کردیا چنانچہ لکھتے ہیں "بڑی بڑی شیوخ اہلحدیث کو یہاں لغزش ہوئی ہے۔ حدیث نزول خدا میں اُنہوں نے کہا کہ اگر کوئی پوچھے کہ خدا کیونکر اترتا ہے تو کہینگے جس طرح چاہے اترے اُسکے اختیار میں ہے کہ اُترتے وقت متحرک ہو یا نہ ہو اسپر بیہقی لکھتے ہیں کہ اہلحدیث کی یہ فاش غلطی ہے۔ خدا کی شان میں حرکت وسکون کا استعمال نہیں ہوسکتا یہ باتیں حادثات اور مخلوقات کی شان سے ہیں جس سے خدا پاک ہے اور سنئے ان حضرات کے امام اعظم ابن تیمیہ بھی خدا کو مجسم مانتے تھے چنانچہ علامہ ابن بطوطہ اپنے سفرنامہ میں لکھتے ہیں کہ کسی جمعہ میں ابن تیمیہ کی مجلس وعظ میں مجھکو شرکت کا اتفاق ہوا تو امام صاحب نے بیان کیا کہ خدا عرش سے اس طرح اُترتا ہے جس طرح زمین پر ہم اُترتے ہیں یہ کہکر زینہ سے اوپر کے اُتر کر دوسری زینہ پر چلے آئے کہ اس طرح خدا بھی عرش سے دنیا پر اُترتا ہے۔ ابن تیمیہ کے اصحاب بھی جسمیت خدا کے قائل ہیں (دیکھو شرح عقائد عضدی ملا جلال الدین دوانی) اور ابن تیمیہ اپنی مشہور کتاب رد علی المنطق میں لکھتے ہیں وامکان رویته نعلم بالادلة العقلیة القاطعة یعنی خدا کا ممکن الرویت ہونا دلائل عقلیہ قطعیہ سے ثابت ہے شیخ الاسلام ابو اسمٰعیل انصاری اور علامہ ذہبی جو ان وہابیوں کے بہت بڑے مستند عالم ہیں بلکہ امام ہیں اور وہابی ان کی تحقیقات پر اپنے دین وایمان کا مدار رکھتے ہیں اپنی کتاب العرش والعلو میں لکھتے ہیں کہ (۱) خدا عرش پر بیٹھا ہے اور اتنا ڈیل ڈول والا ہے کہ اس کا جسم چار چار انگشت عرش سے باہر لٹکا ہوا ہے (۲) خدا اتنا وزنی ہے کہ اس کا بنایا ہوا عرش بھی اس کا بوجھ اُٹھانے میں قاصر ہے اور جب وہ بیوقوف خدا اسپر دھمککر بیٹھتا ہے چرچراتا رہتا ہے (۳) خدا ہر شب جمعہ آسمان اول سے جا بیٹھتا ہے اور قبل خلقت دنیا مچھلی کے پیٹ میں بیٹھا رہتا تھا (۴) جہنم میں جب گنہگار بھردیئے جائیں گے تو خدا سے جہنم اپنے پیٹ نہ بھرنے کی شکایت کریگا اُس وقت خدا اپنی ٹانگ دوزخ میں ڈالدیگا مضر کہمش۔ احمد ہجیمی جو امام بخاری اور مسلم کے اساتذہ ہیں اور اہلحدیث کے شیوخ ہیں وہ لکھتے ہیں کہ خدا صورت رکھتا ہے جسکے اعضا بھی ہیں اور اجزا بھی۔ سیر کرتا ہے۔ اُترتا ہے چڑھتا ہے۔ مصافحہ کرتا ہے اور آخرت میں بھی مسلمانوں سے معانقہ کریگا۔

کبھی بعض اہلحدیث سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اسی دنیا میں خدا کی زیارت کرتے ہیں اور خدا انکی زیارت کرتا ہے اور داؤد الجوالبی کہتا تھا کہ خدا کی شکل انسان کی ہے اور مجھ سے اُس کے جسم کے عضو کی بابت چاہو سوال کرلو۔

ahmadimuslim.de

[illegible] سوال نہ کرو - وہ
[illegible] (دشمنوں) سے ہے اگر
[illegible] طوفان نوح پر خدا آمادہ یا
[illegible] ورنہ عمل علیہ پر بل دخل علامہ
علامہ شہرستانی میں ملاحظہ کریں (اصلاح بابت یکم و ۱۵ شعبان ۴۴ھ صفحہ ۲۲)

جواب ہے - اصلاح کی نیک نامی و شیریں کلامی کے مخالف تو قائل تھے ہی لطف یہ ہے کہ اپنے بھی اسکی داد دیتے ہیں چنانچہ عصر جدید کا ایک معزز شیعہ نامہ نگار لکھتا ہے -

"میں کوئی تین چار سال سے رسالہ "اصلاح" کو با لاستیعاب دیکھتا رہا ہوں اس عرصے میں یوماً فیوماً اس کو اصل مقصد سے علاحدہ ہوتے پایا - ہر پرچہ کو دیکھ کر اس پر نہایت نیک نیتی اور دل سوزی سے نکتہ چینی کا ارادہ کرتا مگر اس خیال سے کہ ممکن ہے آئندہ نمبر میں اسکی تلافی ہو جائے خاموش ہو رہتا - یہاں تک کہ یہ ماہوار سے پندرہ روزہ ہو گیا - چنانچہ اس وقت جمادی الثانی کا ڈبل نمبر میرے پیش نظر ہے جس کو دیکھکر چپ رہنا اخلاقی جرم - اور اپنا مافی الضمیر عرض کرنا میں نے انسانی فرض سمجھا -

ممکن ہے کسی سوسائٹی میں "اصلاح" کی یہ ادا پسند کی گئی ہو مجھکو تو ہمیشہ اس کے اس انداز پر اعتراض رہا - بلکہ اب تو اکثر حضرات کو اظہار ناپسندیدگی کرتے پاتا ہوں - شاید یہی وجہ ہو کہ اب اس کے وی پی زیادہ واپس ہونے لگے - چنانچہ اس وقت یکم اور ۱۶ جمادی الثانی کا پرچہ میرے سامنے رکھا ہے جس کے صفحہ ۲۷ پر اڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اصلاح کی مالی حالت اب ابتر ہو رہی ہے - کیونکہ ۳ ۹۶ وی پی واپس آنے سے کسی طرح امید نہیں کہ دفتر کی مالی حالت درست رہ سکے - میں کہتا ہوں اگر یہی حسن بیان رہا تو اس کمی میں ترقی ہو گی - اب یہ رسالہ "اصلاح" نہیں - بلکہ "برق لامع" ہے - رسالہ بھر میں ایک آدھ ہی مضمون ایسا ہوتا ہو گا جو جلسہ عام میں پڑھا جا سکے"

(عصر جدید - بابت اکتوبر ۱۹۲۶ء صفحہ ۳۹ و صفحہ ۴۰)

لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ "اصلاح" ایک ایسی قوم کا آرگن ہے جنکی نوک سنان سے طبقہ اوّل کے اعلیٰ مسلمان بھی نہ بچ سکے تو یہ رنج بالکل دفع ہو جاتا ہے اور زبان پر بے ساختہ جاری ہوتا ہے کہ ؎ بہ علی رسم کردی کہ درون خانہ آئی -

(۳) رسمی کے اہلحدیث میں ہم سنئے اڈیٹر اصلاح کی فرعونیت اور تکبر کا ذکر کیا تھا کہ ایسا مغرور ہے کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ کو بھی اپنے مقابل کا نہیں سمجھتا

آج ہم اُس کے نامہ نگار کی فرعونیت کا اظہار کرتے ہیں کہ "اہلحدیث" کو گمنام اخبار لکھتا ہے حالانکہ اسی اصلاح میں اہلحدیث کا کئی ایک دفعہ نام شائع ہو چکا ہے بلکہ اصلاح کے اسی پرچہ ۱۶ شعبان میں اہلحدیث کا نام درج ہے پھر ایک ایسے اخبار کو جو شیعوں کے سب سے بڑے مجتہد سے زیادہ شہرت رکھتا ہو - گمنام لکھنا بجز فرعونی دماغوں کے اور کس کا کام ہے -

یہ تو ان حضرات کے اخلاق کا ذکر ہے - اب سنئے جواب -

(۱) اصلاح مع اپنے دیگر ہم خیال برادران کے کئی ایک دفعہ لکھ چکا ہے کہ وہابی فرقہ عبدالوہاب نجدی سے چلا ہے مگر ناظرین آج اس مضمون کو دیکھینگے کہ صدیوں پہلے کے اقوال کو اہلحدیثوں کا مذہب بتایا گیا ہے - علامہ عبدالکریم شہرستانی چھٹی صدی میں گذرے ہیں اُن کی تصنیف میں جن کے اقوال ہیں وہ اُن سے بھی پہلے کے ہیں پھر اگر اہلحدیثوں کی ابتدا عبدالوہاب سے ہوئی ہے تو یہ اقوال اُنکا مذہب کیوں ہوئے پس یا تو اہلحدیثوں کی قدامت تسلیم کرو یا ان اعتراضات کو واپس لو کیا خوب ؎

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں + لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا -

(۲) تم کو اور تمہارے ہم خیال برادران کو آج تک معلوم نہیں کہ اہلحدیثوں کا مذہب کیا ہے یہی وجہ ہے کہ تم لوگ اس ناواقفی میں سخت دھکے کھاتے ہو - سنو! اہلحدیث کسی امتی کے اقوال یا افعال کو اپنا مذہب نہیں سمجھتے اُنکا یہ قول نہیں کہ الفتوی علی قول الامام مطلقا (درمختار) بلکہ انکے مذہب کا مجمل بیان یہ ہے کہ ؎

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن + پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

جس کو اردو میں یوں سمجھو کہ ؎

ناحق تجھے اور کچھ ہوس ہے + قرآن و حدیث تجھکو بس ہے

اس کے سوا کسی امتی (عالم ہو یا صوفی - مجتہد ہو یا محدث) کے قول کو اہلحدیث اپنا مذہب قرار نہیں دیتے - اُنکا مذہب یہ ہے کہ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ یعنی جو کچھ کوئی کہے وہ اُسکی ذاتی رائے ہے تمام جماعت کے لئے سند یا مذہب نہیں جبتک قرآن و حدیث اُس کی شہادت نہیں اسی لئے انکا قول ہے ؎

گو غوث و قطب و مقتدا تھے + وہ بھی اسی در کا اک گدا تھا -

چنانچہ علامہ شہرستانی ملل و نحل میں اہلحدیث کے مذہب کی کیفیت لکھتے ہیں -

وانما سموا اصحاب الحدیث لان عنایتهم بتحصیل الاحادیث ونقل الاخبار وبناء الاحکام علی النصوص ولا یرجعون الی القیاس الجلی والخفی ما وجدوا خبرا او اثرا (جلد ۲ صفحہ ۱۲ برحاشیہ ابن حزم)

[illegible]

یعنی اہلحدیث کا نام اہلحدیث اس لئے رکھا گیا ہے کہ انکی توجہ ہمیشہ احادیث اور اخبار کے حاصل کرنے کی طرف رہی اور احکام شرعی کو وہ نصوص شرعیہ پر مبنی کرتے تھے اور جبتک حدیث پاتے قیاس کی طرف مطلق رجوع نہ کرتے۔

ایسا ہی علامہ ابن الخلدون مقدمہ تاریخ میں اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ باب الفرق بین اہل الحدیث واصحاب الرائے میں لکھا ہے۔

جو لوگ اہلحدیث کے مذہب کو اقوال الرجال پر مبنی سمجھتے ہیں یا اہلحدیث کے مذہب میں اقوال الرجال کی تسلیم کو دخل جانتے ہیں۔ وہ اس مذہب کی شناخت کو نہیں پہونچے۔ اس سے زیادہ وہ۔ وہ لوگ ہیں جو اہلحدیث کے مذہب کو جب المتقدمین میں تلاش کرتے ہیں تو چونکہ وہاں اہلحدیث کا نام نہیں پاتے تو حیرت میں دم بخود ہو کر یہ سمجھتے ہیں کہ اہلحدیث کا مذہب نیا ہے مگر چونکہ وہ اس تحقیق کو اخلاص نیت سے شروع نہیں کرتے اس لئے انکو یہ تکالیف اور اہل علم کی نگاہ میں سبکی حالت ہوتی ہے کسی فرقہ کا وجود اس کے اعتقادات اور اعمال کے وجود سے ثابت ہوتا ہے نام سے نہیں۔ زمانہ صحابہ میں یہ عام دستور تھا کہ دینی مسائل کی بنا قرآن و حدیث پر سمجھتے تھے نہ کہ کسی امام کے اقوال پر جیسا درمختار میں لکھا ہے الفتویٰ علیٰ قول الامام مطلقاً یعنی ہمیشہ امام ابو حنیفہ صاحب کے قول پر فتویٰ ہونا چاہیئے گو اہلحدیث کا لفظ اس طبقے میں نہ تھا مگر عمل بالحدیث تھا پس یہی اہلحدیث کے مذہب کا ثبوت ہے۔ اہلحدیث کا لقب کوئی مذہبی نہیں ہے کوئی شخص اگر تمام عمر اہلحدیث نہ کہلائے مگر عمل قرآن و حدیث پر کرے وہ بھی حقیقت میں اہلحدیث ہے اہلحدیثوں کو کام سے کام ہے نام سے نہیں (اس کے متعلق مفصل پھر کبھی ہم لکھینگے)

خیر یہ تو ہوا آپکی اس غلط فہمی کا جواب جو آپنے اہلحدیث کا مذہب سمجھنے میں کی ہے کہ اقوال علماء کو اہلحدیث کا مذہب بنایا ہے حالانکہ اقوال علماء اہلحدیث کا مذہب نہیں بلکہ صرف قرآن و حدیث اہلحدیث کا مذہب ہے پس آئندہ کو آپ اس اصول کو یاد رکھکر اہلحدیث کے مذہب پر اعتراض کرنا چاہیں تو قرآن و حدیث کے مضمون پر کیا کریں ورنہ اقوال الرجال پر اعتراض کرینگے تو یہی جواب سنوگے کہ ؎

تو آشنائے حقیقت نۂ خطا اینجاست

اب سنو اصل مسئلہ کا جواب۔ متقدمین اہلحدیث کا مذہب صفات باری تعالیٰ کے متعلق یہ ہے کہ انپر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت انکی سپرد بخدا کرتے ہیں چنانچہ اہلحدیثوں کی کل تصنیفات اسپر گواہ ہیں جامع ترمذی حدیث میں تفسیر معالم التنزیل۔ خازن۔ فتح البیان فن تفسیر میں دیکھ لیں کہ ہر ایک صفت کے بیان میں یہ تحریر ملتی ہے کہ اسپر ایمان لاؤ اور کیفیت خدا کی سپرد کرو۔ مگر تم انکو کسی دوسرے دراز مقامات پر نہیں بیجاتے بلکہ تمہارے ہی اسٹیشن پر فیصلہ کرا لیتے ہیں۔ شکر ہے کہ آپنے خود ہی علامہ شہرستانی کی **ملل والنحل** کا حوالہ دیا ہے اور اسی کے حوالہ سے اعتراض کیا ہے اس لئے ہم بغرض آسانی اسی کتاب میں سے بلکہ اسی عبارت میں سے آپکو دکھاتے ہیں کہ آپنے کیسا خیانت مجرمانہ کا ارتکاب کیا ہے تم سے تو توقع نہیں کہ اس خیانت کو دیکھکر بھی نادم ہو۔ مگر ناظرین اہلحدیث کو توجہ دلاتے ہیں کہ اس کرنبائی مومن کی کرتوت ملاحظہ کریں۔

علامہ شہرستانی فرقہ مشبہہ کے ذکر میں فرماتے ہیں۔

(الشبہۃ) ان السلف من اصحاب الحدیث لما رأوا توغل المعتزلۃ فی علم اللہ تعالیٰ السنۃ التی جاء بہا من الائمۃ الراشدین ونصرہم جماعۃ من بنی امیۃ علی قولہم بالقدر وجماعۃ من خلفاء بنی العباس علی قولہم بنفی الصفات وخلق القرآن تحیروا فی تقریر مذہب اہل السنۃ والجماعۃ فی متشابہات آیات الکتاب واخبار النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاما احمد بن حنبل وداود بن علی الاصفہانی وجماعۃ من ائمۃ السلف فجروا علی منہاج السلف المتقدمین علیہم من اصحاب الحدیث مثل مالک بن انس ومقاتل بن سلیمان وسلکوا طریق السلامۃ فقالوا نؤمن بما ورد بہ الکتاب والسنۃ ولا نتعرض للتاویل بعد ان نعلم قطعاً ان اللہ عز وجل لا یشبہ شیئاً من المخلوقات وان کل ما تمثل فی الوہم فانہ خالقہ ومقدرہ وکانوا یحترزون عن التشبیہ الی غایۃ قالوا من حرک یدہ عند قراءتہ خلقت بیدی او اشار باصبعہ عند روایتہ قلب المؤمن بین اصبعین من اصابع الرحمن یجب

متقدمین اہلحدیث نے جب معتزلہ کا توغل علم الٰہی میں دیکھا اور مخالفت سنت کی معتزلہ نے کی جسکو محدثین نے ائمہ مہدیین سے پایا تھا اور بنی امیہ اور عباسی خلفاء نفی صفات میں اور قرآن کے مخلوق ہونے میں انکی مدد کی تو اہلحدیث سنت جماعت کے مذہب دربارہ متشابہات و اخبار النبی بیان کرنے میں سخت متحیر ہوئے امام احمد بن حنبل اور داؤد اصفہانی اور ان کے سوا ائمہ سلف کی ایک جماعت تو متقدمین اہلحدیث کی روش پر چلے جیسے امام مالک مقاتل بن سلیمان وغیرہ۔ وہ تو ٹھیک سلامتی کی راہ پر چلے انہوں نے یہی کہا کہ جو کچھ قرآن و حدیث میں آیا ہے ہم اسپر ایمان لاتے ہیں اور تاویل کے درپے نہیں ہوتے بعد اس سے کہ ہم یقیناً جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مخلوق میں سے کسی چیز کے مشابہ نہیں اور جو چیز وہم و گمان میں آتی ہے وہ اس کا بھی خالق ہے اور اہلحدیث خدا کو کسی چیز کے ساتھ تشبیہ دینے سے پرہیز کرتے تھے یہاں تک انہوں نے کہا ہے کہ جو کوئی اس آیت

ahmadimuslim.de

قطع یدہ وقطع اصبعہ وقالوا انما توقفنا فی تفسیر الآیۃ وتأویلہا لامرین (احدہما) المنع الوارد فی التنزیل فی قولہ تعالیٰ فاما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تأویلہ وما یعلم تأویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم یقولون آمنا بہ کل من عند ربنا فنحن نحترز من الزیغ (والثانی) ان التأویل امر مظنون بالاتفاق والقول فی صفات الباری تعالیٰ بالظن غیر جائز فربما اولنا الآیۃ علیٰ غیر مراد الباری تعالیٰ فوقعنا فی الزیغ بل نقول کما قال الراسخون فی العلم کل من عند ربنا آمنا بظاہرہ وصدقنا بباطنہ ووکلنا علمہ الی اللہ تعالیٰ ولسنا مکلفین بمعرفۃ ذلک اذ لیس من شرائط الایمان وارکانہ واحتاط بعضہم اکثر احتیاطا حتی لم یفسر الید بالفارسیۃ ولا الوجہ ولا الاستواء ولا ما ورد من جنس ذلک بل ان احتاج فی ذکرہا الی عبارۃ عبر عنہا بما ورد لفظا بلفظ فہذا ہو طریق السلامۃ ولیس ہو من التشبیہ فی شیء غیر ان جماعۃ من الشیعۃ الغالیۃ وجماعۃ من اصحاب الحشویۃ صرحوا بالتشبیہ مثل الہشامیین من الشیعۃ ومثل نصر وکہمش واحمد الہجیمی وغیرہم من اہل الشیعۃ؎ قالوا معبودہم صورۃ ذات اعضاء وابعاض اما روحانیۃ او جسمانیۃ یجوز علیہ الانتقال والنزول والصعود والاستقرار والتمکن واما مشبہۃ الشیعۃ فستاتی

قرآنی (خلقت بیدی) کو پڑھتے ہوئے ہاتھ ہلائے یا اس حدیث (قلب المؤمن) کو پڑھتے ہوئے انگلی سے اشارہ کرے تو اس کا ہاتھ اور انگلی کاٹ دینی چاہئے (کیونکہ اس کے ایسا کرنے سے اشتباہ ہوتا ہے کہ خدا کا ہاتھ اس جیسا ہوگا) ان اہلحدیثوں نے کہا ہے کہ ہم آیت کی تاویل کرنے سے دو وجہ سے رکتے ہیں ایک تو یہ کہ قرآن مجید میں ہمکو اس سے منع کیا گیا ہے دوسرے یہ کہ تاویل ظنی ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات میں ظن سے کام لینا جائز نہیں ممکن ہے ہم آیت کی کوئی ایسی تاویل کریں جو خدا کی مراد کے برخلاف ہو تو ایسا کرنے سے ہم گمراہی کے گڑھے میں گر پڑیں اس لئے ہم ظاہر پر ایمان لاتے ہیں اور اس کے باطن کی تصدیق کرتے ہیں اور اس کا علم اللہ کو سپرد کرتے ہیں اور ہم اس کی معرفت کے مکلف بھی نہیں ہیں کیونکہ یہ معرفت ایمان کے ارکان سے نہیں بعض اہلحدیث نے تو بہت ہی احتیاط کی ہے یہانتک کہ ید اور استوا وغیرہ کا فارسی ترجمہ بھی نہیں کرتے بلکہ اگر ان (اہلحدیثوں) کو ان آیات کی تفسیر وغیرہ کرنے میں کسی اور عبارت کی حاجت بھی ہوتی تھی تو انہی عبارات کو جو قرآن شریف میں ہے لفظ بلفظ نقل کر دیتے تھے یہی طریقہ سلامتی کا ہے اور اس میں کسی طرح کی تشبیہ نہیں ہے لیکن ایک جماعت نے شیعوں میں سے اور ایک جماعت نے

مقالاتہم فی باب الغلاۃ واما مشبہۃ الحشویۃ فذکر الاشعری عن محمد بن عیسی انہ حکی عن نصر وکہمش واحمد الہجیمی انہم اجازوا علی ربہم الملامسۃ والمصافحۃ وان المخلصین یعانقونہ فی الدنیا والآخرۃ اذا بلغوا من الریاضۃ والاجتہاد الی حد الاخلاص والاتحاد المحض وحکی الکعبی عن بعضہم انہ کان یجوز الرؤیۃ فی الدنیا وان یزوروہ ویزورہم وحکی عن داود الجواربی انہ قال اعفونی عن الفرج واللحیۃ واسألونی عما وراء ذلک وقال ان معبودہم جسم ولحم ودم ولہ جوارح واعضاء من ید ورجل ورأس ولسان وعینین واذنین ومع ذلک جسم لا کالاجسام ولحم لا کاللحوم ودم لا کالدماء وکذلک سائر الصفات وہو لا یشبہ شیئا من المخلوقات ولا یشبہہ شیء وحکی انہ قال ہو اجوف من اعلاہ الی صدرہ مصمت ما سوی ذلک وان لہ وفرۃ سوداء ولہ شعر قطط واما ما ورد من التنزیل من الاستواء والوجہ والیدین والجنب والمجیء والاتیان والفوقیۃ وغیر ذلک فاجروہا علی ظاہرہا اعنی ما یفہم عند الاطلاق علی الاجسام وکذلک ما ورد فی الاخبار من الصورۃ فی قولہ علیہ السلام خلق آدم علی صورۃ الرحمن وقولہ حتی یضع الجبار قدمہ فی النار وقولہ قلب المؤمن بین اصبعین من اصابع الرحمن وقولہ خمر طینۃ آدم بیدہ

اصحاب الحدیث میں خدا کی صفات کو تشبیہ دی ہے انہوں نے کہا ہے کہ خدا کے اعضا اور حصے ہیں روحانیہ یا جسمانیہ اسکا آنا جانا جائز ہے شیعوں سے جو مشبہہ ہیں انکا کلام تو آئندہ آئیگا اور حشویہ میں سے جو مشبہہ ہیں وہ کہتے ہیں کہ خدا کو دیکھنا اور مصافحہ کرنا بھی ممکن ہے داؤد جواربی سے روایت کی گئی ہے کہ خدا کی داڑھی اور فرج کے سوا اور جو چاہو مجھ سے پوچھ لو اس نے یہ بھی کہا ہے کہ اللہ مجسم گوشت اور خون ہے اور اس کے ہاتھ پاؤں سر زبان کان وغیرہ ہیں باوجود اس کے وہ ان اجسام اور اس گوشت جیسا نہیں نہ اس خون جیسا ہے اسی طرح اس کی باقی صفات ہیں کہ مخلوق میں سے کسی کے مشابہ نہیں (اس سب کو بیان کر کے مصنف لکھتے ہیں کہ ان باتوں میں سے بہت سی باتیں یہودیوں سے لیگئی ہیں کیونکہ اس قسم کی تشبیہ یہودیوں کی طبیعت میں داخل ہے یہانتک کہ یہودی اس بات کے بھی قائل ہیں کہ خدا کی آنکھیں دکھی تھیں تو فرشتے اسکی بیمار پرسی کو آئے تھے اور طوفان نوح میں وہ یہانتک رویا کہ اسکی آنکھوں پر ورم ہوگیا اور عرش اس کے نیچے سے چیختا ہے اور ہر ایک طرف سے چار چار انگل بڑھتا ہے

ناظرین! اس ساری عبارت کو عربی اور اردو میں بغور دیکھئے کہ رفیقی نامہ نگار نے کہانتک ایمانداری سے کام لیا ہے

؎ یہ لفظ اسی طرح کتاب میں ہے غالباً اس کی جگہ السنۃ صحیح ہے (ایڈیٹر)

مال
سفید - اسکارنگ ... متدول لوگ موسم ... کو پہنتے ہیں اول ... در سردی کو پاس ... بیشک شاہانہ ... کے لئے زینت ... عرض ۱۰ گز - ... روپے
... نسواری - یہ بھی ... ہوتے ہوئے بھی ... سکتی معزز صاحب ... رنگ سفید بھی ... معلوم ہوتا ... عرض ۱۰ گز ... روپے
... سبز - یہ بھی بہت ... رنگ سفید بھی ... یہ بھی بہت عمدہ ... معلوم ہوتا ہے - طول ... گز قیمت ۱۳ روپے ... بنا جاتا ہے ... مال سو بدرجہا ... پتہ خوشخطی لکھیں ... خریدار
مینیجر انڈین شال ایجنسی امرتسر - (پنجاب)

اربعین صباحا وقولہ وضع یدہ او کفہ علی کتفی وقولہ حتی وجدت برد انا ملہ فی صدری الی غیر ذلک اجروھا علی مایتعارف فی صفات الاجسام وزادوا فی الاخبار اکاذیب وضعوھا ونسبوھا الی النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام واکثرھا مقتبسۃ من الیہود فان التشبیہ فیہم طباع حتے قالوا اشتکت عیناہ فعادتہ الملائکۃ وبکی علی طوفان نوح حتی رمدت عیناہ وان العرش لیأط من تحتہ کاطیط الرحل الجدید وانہ لیفضل من کل جانب اربعۃ اصابع۔

عبارت مذکورہ سے کئی ایک باتیں ثابت ہوئی ہیں ایک تو یہ کہ متقدمین اہلحدیث کا مذہب صفات خداوندی میں تھا نہ وہ یہ کہتے تھے کہ خدا کے ہاتھ ہیں نہ وہ یہ کہتے تھے کہ ہماری جیسے ہیں نہ کسی فرشتے جیسے بلکہ معانی الفاظ کو زبان پر لانا بھی پسند نہ کرتے تھے۔ دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ شیعہ اور بعض اہلحدیث خدا کی صفات میں تشبیہ دیتے ہیں یعنی اس کے ہاتھ پاؤں کے قائل ہیں لیکن باوجود اس کے وہ اس بات کی تصریح کرتے ہیں کہ ہماری طرح اس کے ہاتھ پاؤں نہیں مگر رافضی صاحب کہتے ہیں کہ مثل بندوں کے اس کے ہاتھ پیر ہیں کیا اس کذب بیانی کی بھی کوئی سزا ہے۔ تیسری بات یہ ثابت ہوئی کہ داؤد جواربی کوئی شخص ہے جو اسکا قائل ہے سو وہ نہ اہلحدیث ہے نہ اہلحدیث کا کوئی امام نہ اہلحدیث کے طبقات میں اسکا شمار ہے۔ یہانتک کہ ابن خلکان نے علماء میں بھی اسکا نام نہیں لکھا۔ چوتھی بات یہ ثابت ہوئی کہ خدا کے رونے کا عقیدہ علامہ شہرستانی نے یہودیوں کی طرف منسوب کیا ہے جسکو رافضی نے اہلحدیثوں کی طرف لگا دیا۔ اگر عبارت کو نہ سمجھنے سے ہوا ہے تو لیاقت معلوم اور اگر سمجھکر ہوا ہے تو دیانت اور امانت ندارد۔

مختصر یہ ہے کہ جمہور اہلحدیث تو صفات باری تعالیٰ میں بالکل مفوض تھے یعنی انکا مسلک یہی ہے کہ انکی ماہیت اور کیفیت خدا ہی کو معلوم ہے مگر متاخرین میں سے بعض لوگ۔ بعض شیعہ کے ہم رائے ہو گئے سو جس طرح ان شیعوں کی رائے تمام شیعوں کا مذہب نہیں ہو سکتی اسی طرح ان چند افراد کی رائے سب کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی حالانکہ شیعوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو حضرت علی کو خدا جانتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو حضرت علی کو مستحق نبوت سمجھتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو علی کو بادلوں میں آنے کے منتظر ہیں اور ایسے ہوائی گھوڑے پر تو سب کے سب سوار ہیں کہ ایک موہومی امام پیدا ہوکر کہیں غار کوہ میں چھپا بیٹھا ہے جو کبھی نکلیگا۔ نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات

ندوۃ العلماء اور حافظ جماعت علی شاہ

ہمارے ناظرین ندوۃ العلماء کو تو جانتے ہونگے کہ چند علما نے ایک انجمن قائم کی تھی جسکا مقصد اعلیٰ یہ تھا کہ مسلمان فرقوں کے باہمی نزاعات کو (جو حد سے متجاوز ہو گئے ہیں) اپنی اصلی حد پر لا دیں۔ غالباً حافظ جماعت علی شاہ صاحب سے واقف ہونگے شاہ صاحب موضع علی پور ضلع سیالکوٹ (پنجاب) کے سادات میں سے ہیں۔ زیادہ جامع مانع تعریف آپ کی یہ ہے کہ آپ امرتسر کے اخبار اہل فقہ کے سرپرست ہیں پس جو اعتقادات اور خیالات اہل فقہ شائع کر رہا ہے وہ سب حضرت شاہ صاحب کے پسندیدہ ہیں مولود رسمی وغیرہ بدعات مروجہ علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استمداد و استعانت انبیاء و اولیا وغیرہ سب کے حضرت شاہ صاحب قائل ہیں غرض مختصر یہ کہ آپ پکے رسمی حنفی ہیں انہی اعتقادات کی وجہ سے ایکدفعہ موجودگی مولوی عبدالسبحان صاحب ہاسی حضرت شاہ ابوالخیر صاحب دہلوی ان شاہ صاحب پر بہت خفا ہوئے تھے شاہ ابوالخیر صاحب نے جب سنا کہ یہ شاہ صاحب آنحضرت کے لئے علم غیب کے قائل ہیں تو بڑے جوش میں آکر اپنے سینہ پر ہاتھ مار مار کر فرماتے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اسکی بھی خبر ہے؟ افسوس تم حافظ قرآن ہو؟ نہایت غیظ وغضب میں آپ ان سے خطاب فرماتے رہے۔ غرض آپ کے وہی خیالات صافیہ ہیں جو حضرت بریلوی صاحب کے ہیں اور حضرت بریلوی (جو ندوہ کے اول مخالف ہیں) اس سب پانی کے چشمہ فیض ہیں یہی وجہ ہے کہ اہل فقہ میں بریلوی صاحب کی ان لفظوں میں تعریف ہوتی ہے:-

اعلیٰ حضرت حامی سنت ماحی بدعت جامع معقول و المنقول حاوی فروع و اصول حضرت مولانا الحاج محمد احمد رضا خان صاحب الملقب بعبد المصطفیٰ دام برکاتہم (اہل فقہ ۳ رمضان - ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

یہ تو ہے شاہ صاحب کی اعتقادی کیفیت۔ باقی رہا آپکا علمی درجہ سو اسکی بابت ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ہاں ہمارا مشاہدہ اتنا ہے کہ جن دنوں حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی۔ مرزا صاحب قادیانی کے مقابلہ کے لئے لاہور تشریف لائے تھے تو پیر صاحب کی فرودگاہ پر علماء کے مجمع میں کسی بات کے ذکر پر جناب حافظ جماعت علی شاہ صاحب نے یہ حدیث پڑھی ان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ اس حدیث کو آخری لفظ کو صلحت الجسد کلہ پڑھ گئے۔ جسپر علماء کو نہایت حیرانی ہوئی چنانچہ مولانا حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیرآبادی نے باہر نکلکر مجھسے پوچھا یہ کون صاحب تھے

تقابل خلافۃ۔ تربیت عملی اور قرآن شریف کا مقابلہ ...

ahmadimuslim.de

جنہوں نے صلحت الجسد پڑھا تھا میں نے کہا آپ کے پڑوسی اور اہلحدیثوں کے مہربان جناب حافظ جماعت علی شاہ اس واقع اور اُس کے علاوہ دیگر قرائن سے ہمارا غالب گمان ہے کہ شاہ صاحب عربی کتاب کا ایک صفحہ بھی صحیح نہیں پڑھ سکتے کیونکہ جب سے آپ اورینٹل کالج لاہور کے متوسط درجہ مولوی عالم کے امتحان میں فیل ہوئے ہیں اُس سے بعد آپ کو حبس دم کے سوا اور کوئی شغل نہیں رہا جسکو عام لوگ تصوف اور سلوک کا اعلیٰ مرتبہ جانتے ہیں حالانکہ اسکو سلوک اور تصوف سے کوئی بھی نسبت نہیں - بہرکیف یہ ہیں جناب شاہ صاحب علی پوری - اسپر ہمارے ناظرین حیران ہونگے کہ ان دونوں لفظوں (ندوہ اور شاہ صاحب) کی تشریح کس غرض سے کی گئی ہے - وہ غرض یہ ہے کہ ندوۃ العلماء نے ان شاہ صاحب کو اپنا سرپرست (مربی یا پیٹرن) بنایا ہے جیسے اخبارات وطن اور وکیل سے معلوم ہوا -

اس موقع پر یہ سوال کرنا کہ ندوہ نے کیوں ایسا کیا ہمارا کام نہیں کیونکہ ؎

رموز مملکت خویش خسرواں دانند

ہاں یہ سوال بیشک قابل غور ہے کہ ایسے خوش عقیدہ شاہ صاحب سے جو خود بھی کسے مستفیض ہیں ندوہ جیسے روشن خیال اور آزادی پسند انجمن سے نباہ ہوسکیگا؟ ہم تو خوش ہیں کہ شاہ صاحب علماء ندوہ سے ملتے جلتے رہیں تاکہ تبادلہ خیالات سے شاہ صاحب کے پرانے خیالات پر بھی کچھ اثر پہونچے لیکن رفتار زمانہ سے توقع نہیں کہ یہ اس تعلق کو نباہے - البتہ ہم یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتے کہ ندوہ نے جس غرض سے شاہ صاحب کو سرپرست بنایا ہے (جیسا کہ ندوہ کے خط مرسلہ بنام شاہ صاحب سے مترشح ہوتا ہے) وہ غرض پوری ہونی مشکل ہے بقول شخصے "رشد اکری سنگائی - اپنی یا پرائی"

بہرحال ہم اس تعلق پر ندوہ سے زائد شاہ صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ شاہ صاحب کا یہ تعلق دیرپا ہو - اور آپ ندوہ کے قواعد و ضوابط کے پابند رہیں جنمیں سے ایک اصول ندوہ کا یہ بھی ہے کہ ہندوستان کے اہلحدیث اہلسنت والجماعت میں ہیں غالباً اس اصول کو شاہ صاحب بھی منظور فرماوینگے گو انکے منظور کرنے نہ کرنے سے اہلحدیثوں کو کوئی فائدہ یا نقصان نہیں البتہ خود اُن کے خیالات کی اصلاح ہے -

نماز اربعہ - مسلمانوں - عیسائیوں - ہندوؤں - آریوں کی عبادت کا مقابلہ
المرقات فی احکام الصلوٰۃ - اہلحدیث کے طریق پر نماز پڑھنے کا بیان ۲/
۴/

آریوں نے مباحثات کا رُخ بدل دیا

عموماً آریہ سماجوں میں سالانہ جلسوں کے موقع پر کچھ وقت مباحثہ کا بھی ہوا کرتا ہے جس میں مخالف مذہب کو سوال کرنے کا موقع دیا جاتا ہے اور چند ایک دفعہ تھوڑے تھوڑے وقت میں تقریریں ہو کر پبلک کو کسی قدر اصلیت معلوم ہو سکتی ہے - لاہور کی دچھووالی سماج میں بھی یہ دستور تھا مگر افسوس کہ اس عمدہ اور بہت ہی مفید نتیجہ خیز طریق کو آریہ سماج لاہور نے بدلدیا اور بجائے مباحثہ کے یہ کیا کہ ہر ایک مذہب کے قائم مقام مضمون مقررہ پر صرف ایک دفعہ تقریر کر سکیں آریہ سپیکر غالباً سب سے بعد اُٹھیگا جو سب کی تقریروں کا رد کر کے آریہ ججوں کی عدالت سے ڈگری حاصل کر لیگا اور اخباروں میں لکھنے کا موقع ملیگا کہ آریہ سماج کو سب مذاہب پر فوقیت ہے - حاضرین نے چونکہ ایک ہی دفعہ تقریر سُنی ہوگی نیز وہ سب سے اخیر سماج کی سُنینگے اسلئے انکے ذہن میں سماج ہی کی تقریر غالب اور مؤثر رہیگی - یہ تو ہے اصل بھید مگر آریہ اخبار پرکاش کا لائق اڈیٹر الٹی منطق سے کام لیتا ہوا لکھتا ہے کہ گو مباحثات مفید ہیں مگر چونکہ مباحثہ کرنیوالے نیک نیتی سے نہیں آتے اسلئے یہ طریقہ بدلا گیا - کیا خوب! اے جناب کیا آپ کے طریقہ بدلنے سے سپیکر اور بولنے والے بھی بدلے جاوینگے بولنے والے تو آخر وہی ہونگے جو پہلے بدنیتی سے آتے تھے اب بھی انکی نیت اُن کے ساتھ ہوگی - صاف کیوں نہیں کہتے کہ شعدد دفعہ فریقین کے سوال و جواب منہ سے حاضرین کو کسی قدر اصلیت کا پتہ ملسکتا تھا جس سے آریہ سماج کو ہمیشہ نقصان رہا - اب اُس نقصان سے بچنے کی خاطر بطور حفظ ماتقدم یہ تجویز سوچی گئی -

مزید تعجب یہ ہے کہ آریہ سماج کو مباحثات میں جب کبھی منصف بنانے کے لئے کسی فریق کی طرف سے کہا گیا تو اُس نے یہی جواب دیا کہ پبلک خود منصف ہے - دونوں فریقوں کی سنکر جو فیصلہ پبلک کرے وہ بہتر ہے مگر آج اس اصول سے بھی برخلاف کارروائی ہوئی ہے کہ مباحث چونکہ نیک نیتی سے بحث نہیں کرتے اس لئے پبلک کی منصفی بھی درکنار اے جناب! اگر کوئی فریق بدنیتی سے تقریر کرتا ہے تو کیونکہ پبلک تو اُس کی تقریر کو سُن سکتی ہے جسکو سُننا منظور ہے - اس لئے ہم امید کرتے ہیں کہ آریہ سماج لاہور اس فیصلہ پر نظر ثانی کر کے دستور قدیم کے مطابق ہر ایک مناظر کو اختیار دینگے کہ وہ جس مضمون پر چاہیں طلاع دیکر سوال کر سکتے ہیں ہم پرکاش کے قابل اڈیٹر کو اُس کے اس فقرہ کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ "ہمیشہ مباحثہ کے ذریعہ بہ نسبت لیکچروں کے پبلک معاملہ کی تہ کو جلد پہونچ سکتی ہے" پس آریہ سماج اگر اپنی میں راستی کا زور باقی ہے

تو دستور قدیم کے مطابق مباحثہ کے طریق کو جاری کرو۔ کیا دستور قدیم کے مطابق کرنے سے کوئی پولیٹکل اعتراض آریوں پر آسکتا ہے یا نہ کرنے سے کوئی اعتراض اٹھ سکتا ہے؟ وہ تو بات ہی الگ ہے بلکہ مباحثات کو جاری کرنے سے آریہ سماج کے ایک دعوے کی تصدیق یا کسی قدر تائید ہو سکتی ہے کہ آریہ سماج ایک مذہبی سوسائٹی ہے پولیٹکل نہیں۔ پس مذہبی سوسائٹی کو مذہبی مباحثات کرنے سے کیا شرم اور کیا رکنا؟

ساجھی مترو! ؎ من آنچہ شرط وفا بود با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

آرین گپ

آریہ اخبار پرکاش نے ایک اور بے پر کی اڑائی ہے۔ کہ موضع ... ضلع ... میں آٹھ سو راجپوتوں کو آریہ بنایا جاویگا۔ ان لوگوں کو اورنگ زیب کے عہد میں جبراً مسلمان بنانے کی کوشش کی گئی تھی جس سے یہ خاندان اپنی ہندو برادری سے علیحدہ کر دیا گیا لیکن چونکہ یہ لوگ دل سے اسلام کے قائل نہ تھے یہ مسلمانوں میں جذب نہ ہوئے تھے۔

ہم اپنے دوست اڈیٹر پرکاش کے مشکور ہیں جنہوں نے ہمیں اس خبر کی تکذیب کے لئے کسی بیرونی تحقیقات کا محتاج نہیں رکھا۔ اڈیٹر صاحب کیسے پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہیں۔ معاف یہ نہیں لکھتے کہ اورنگ زیب نے جبراً مسلمان انکو بنا لیا تھا بلکہ کہتے ہیں کہ جبراً مسلمان بنانے کی کوشش کی گئی تھی۔ پھر کمال یہ ہے کہ اورنگ زیب کے وقت میں تو وہ جبراً مسلمان بنائے گئے مگر آجتک وہ اسی جبر ہی میں پھنسے رہے۔ شائد ان کو اور ان کے باپ دادا کو کسی مسلمان نے یقین دلا دیا ہوگا کہ ابھی ہندوستان میں اورنگ زیب ہی کی سلطنت ہے اس لئے وہ بیچارے آجتک اسی دہشت میں مرعوب رہے مگر چند روز سے شائد کسی آریہ اپدیشک نے انکو بتلایا کہ اورنگ زیب کی تو قبر میں ہڈیاں بھی گل گئیں اب تو انگریزوں کا راج ہے اب تم کیوں منافقانہ مسلمان بنے بیٹھے ہو۔

مہاراج! کیا بچوں کے دل بہلاتے ہیں؟ افسوس اس روشنی کے زمانہ میں بھی آریہ سماج اندھیرے میں ہے جو کوشش کرتا ہے کو جھٹ سے اورنگ زیب کو بدنام کرتے ہیں حالانکہ تاریخ میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں دکھا سکتے کہ اورنگ زیب نے کسی ایک شخص کو بھی جبراً مسلمان کیا ہو۔ او جناب! اگر اورنگ زیب جبراً مسلمان بناتا تو اس کی فوج میں بڑے بڑے ہندو افسروں کا نام نہ ہوتا اگر ہوتا تو بغاوت کے ساتھ ہوتا۔ کیا وجہ ہے کہ ایام غدر میں تو ہندو فوج صرف کارتوسوں کی چربی کے اشتباہ پر بگڑ گئی مگر اورنگ زیب انکو جبراً مسلمان بھی بناتا تھا تو بھی وہ بڑی بڑی خدمات کرتے تھے اور پھر آخیر تک انکا نام ہندو ہی رہا یہ خوش۔ خدا رحم کرے غازی اورنگ زیب پر اگر انکو خبر ہوتی کہ ہندو ان پر جبر کا الزام لگاتا ہے تو ایسا جبر کرتا کہ آج ہندوستان میں نہ کوئی ہندو سبھا ہوتی نہ آریہ سماج نہ بنارس میں ہندو ہوتے نہ مندروں میں وہ کرشمے جنکو سوامی دیانند جی آریہ ہی عبارت میں بیان کرتے ہیں (دیکھو صفحہ ۴۱۲ ستیارتھ)۔ بہرحال ہم منتظر ہیں کہ ضلع اٹاوہ میں کوئی قوم ہندو کی طرح آریہ بنے تو ہمارے واعظوں کو بھی وہاں پہونچکر کافی حصہ لینے کا موقع ملے مگر پرکاش کی منطقی تقریر سے تو ہمیں یقین نہیں ہوتا کہ اس واقعہ کی کوئی اصل ہے۔ شائد پریس کے کوتے بنے ہونگے یہی وجہ ہے کہ مسافر آگرہ کے حوالہ سے ہمارے دیانند نے اس تعداد کو ۲-۵ سو لکھا ہے جو لاہور تک پہونچنے میں آٹھ سو بنگئی ہے ✕

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟

مرزا قادیانی یا اُسکے چیلے مولوی نورالدین یا محمد احسن یا اور کوئی مرزائی غور سے پڑہیں اور جواب دیں

مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے ایک خط ۲۴ اپریل ۱۹۰۸ء کو بخدمت مولوی نورالدین صاحب بھیجا تھا اور اس کی ایک نقل بغرض اشاعت آپکی خدمت میں ارسال کی تھی مگر افسوس کہ آپنے انکو اہلحدیث یا مرقع میں شائع نہ فرمایا۔ اس خط میں اس عاجز کے ۲۴ خوابات و الہامات درج تھے منجملہ ان کے بہت سے پورے ہو چکے جنمیں سے ۲ حسب ذیل ہیں:۔

(۱) مرزا پر ایک بجلی گریگی تا اسیاہ روئے شود ہر کہ در و غش باشد۔

تصدیق ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء کو مرزا کا الہامی لڑکا مبارک احمد جو تین کو چار کرنیوالا اور ... کو رستگاری دینے والا۔ علوم ظاہری و باطنی سے پُر ہونے والا اور کان اللہ نزل من السماء وغیرہ وغیرہ تھا۔ ایک مرض سے صحت یاب ہونے اور شادی ہو جانے کے بعد اچانک فوت ہوگیا جس سے مرزا کو ایک ناگہانی صدمہ پہونچا انکا منہ کالا ہوا اور اس کے تمام الہامات جو اس چوتھے لڑکے کی نسبت تھے۔ جھوٹ ثابت ہوئے اہل الہام کے بھی تین اجزا تھے۔ یہ ۲ ستمبر ۱۹۰۸ء کو مجھے الہام ہوا جو آپکے مرقع میں بھی شائع ہوا تھا۔

ا آپنے اس کی اشاعت کو ضروری نہیں لکھا تھا۔ (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

"آج مرزا کے ٹرسٹ میں تعلق ہے" چنانچہ صحت اور شادی کے بعد مبارک احمد مریض ہوا اور ۱۶ ستمبر کو فوت ہوگیا۔

(۳) ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو مجھے الہام ہوا تھا "انا نبشرک بغلام اسمہ یحییٰ"

تصدیق ۲۹ اپریل کی رات کو یہ لڑکا پیدا ہوا

(۴) شیخ محمد حسین مراد آبادی کو میں نے خواب میں کہا "اب وہ لعنتیں جو مرزا اوس کل پر برسایا کرتا تھا اب اُسپر اُلٹ پڑیں اور وہ اب تمہیں کچل ڈالینگی اور تمہارا چھپا ہو جائیگا"

تصدیق اس کے بعد محمد حسین وجع مفاصل میں مبتلا ہوا اُس کے عیال واطفال سخت مریض ہیں اور بہت سے مرزائی طاعون سے ہلاک ہوئے جنکی تفصیل کا نفرنس میں عنقریب شائع ہوگی

(۵) "میرے لئے ایک پختہ مکان پٹیالہ میں تیار ہوا ہے"

تصدیق ۔ اُس وقت میں انسپکٹر آف ویکسی نیشن رجسٹریشن تھا جسکی وجہ سے ہمیشہ دیہات میں دورہ کرنا پڑتا تھا ۔ اس کے بعد میری تبدیلی شفاخانہ فوجی میں ہوگئی اور سو روپیہ تنخواہ زیادہ ہوگئی۔

کیا کوئی سعید مرزائی ہے جو ان چار بشارات سے متنبہ ہوکر دجالی مذہب سے تائب ہوجائے اور یکم ستمبر ۱۹۰۸ء کا انتظار نہ کرے ۔ والسلام

خاکسار ۔ عبد الحکیم خاں ایم بی اسسٹنٹ سرجن ۔ ملٹری ہاسپٹل پٹیالہ

اڈیٹر ۔ کوئی کم فہم مرزائی یہ نہ سمجھے کہ مبارک احمد (پسر مرزا) کے مرنے کو اسی اہلحدیث ۱۱ اکتوبر کے پرچہ میں بڑی شرح وبسط سے اڈیٹر نے مرزا صاحب پر اپنے مباہلہ کا اثر بتلایا اب اُسی واقع کو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب اپنی تصدیق میں پیش کرتے ہیں لہذا یہ دونوں تو آپس میں پہلے فیصلہ کرلیں اسکا جواب یہ ہے کہ اس میں جھگڑا ہی کوئی نہیں تو فیصلہ کیا ۔ ڈاکٹر صاحب کے الہامات میں اجمالاً اُس کے وقوع کی خبر دی گئی تھی اور میرا مباہلہ اُس کے لئے علم الٰہی میں سبب بنتا تھا اور دانا خوب جانتے ہیں ۔ کہ ایک ہی واقع کے لئے سبب اور اعلان وقوع میں کوئی تعارض نہیں پس اس لحاظ سے ڈاکٹر صاحب کے الہامات تو کیا خود مرزا صاحب کے الہامات متعلقہ موت مبارک احمد بھی اگر کوئی ہو تو وہ بھی صحیح ہوسکتا ہے اور میرے مباہلہ کا اثر بھی ٹھیک ہے۔

اہلحدیث کانفرنس

کی طرف اگرچہ بہت سے احباب نے توجہ نہیں کی بلکہ یوں سمجھئے کہ کسی نے نہیں کی۔

کیونکہ جنہوں نے کی ہے وہ بھی نہ کرنے کے برابر ۔ نہ کبھی کسی تجویز سے اطلاع دیتے ہیں نہ کوئی ضرورت پیش کرتے ہیں نہ کوئی آمدنی کا ذریعہ بتلایا جاتا ہے تاہم قحط الرجال میں ایسے احباب بھی ہیں جو بلا کہے از خود ایسے اہم دینی کاموں میں حصہ لے رہے ہیں ان خصوصیت میں فخر کے ساتھ نام لئے جانے کے قابل ہمارے مکرم دوست مولوی محمد سعید خانصاحب ساکن بنارس اور مولوی صوفی عبد الحق صاحب ساکن سرہند ریاست پٹیالہ ہیں جزاہما اللہ خیر الجزاء ۔ صدر حسین رات دن اسی دھن میں ہیں کہ اہلحدیث کانفرنس کی ترقی ہو۔ اول الذکر صاحب کی کوشش سے تحریک ہو رہی ہے کہ سالانہ جلسہ دینا جپور میں ہو۔ دیدہ باید ۔ ماشاء اللہ وقد ذکان۔

تقریظات (ریویوز)

اتمام الخشوع

اس رسالہ میں جناب مولوی یوسف حسین صاحب ساکن دہلی نے اس مسئلہ پر بحث کی ہے کہ رکوع سے اٹھکر قومہ میں بھی مثل قیام کے ہاتھ باندھنے چاہئیں گو اپنے دعوے میں مولوی صاحب موصوف کو کامیابی نہوئی ہو ۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ اس بحث خاص میں مذہبی مباحثات کے شائقین کے لئے کافی ذخیرہ ہے ۔ اس کے ساتھ ایک رسالہ "زبدۃ المقادیر" بھی ہے جس میں علم ہیئت کے اصولوں سے اوقات نماز بتلائے ہیں۔

قیمت ۲ر پتہ معرفت دفتر کرزن گزٹ

شہادت الفرقان علیٰ جمع القرآن

اس رسالہ میں شیخ عطاء اللہ صاحب وکیل گجرات (پنجاب) نے اس مضمون پر بحث کی ہے کہ قرآن شریف جس صورت میں آجکل ہمارے پاس ہے اسی ہیئت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت عہد میں تھا ۔ اسپر ثبوت صرف قرآن مجید ہی سے دیا ہے ۔ اس بحث کے کئی ایک عنوان ہیں گو بعض عنوانوں میں مصنف کو کامیابی نہوئی ہو ۔ مگر اس میں شک نہیں کہ بحث قابل داد ہے قیمت ۲ر

پتہ شیخ عتیق اللہ سوداگر گجرات (پنجاب)

غریب فنڈ

میں اس ہفتہ حسب ذیل رقوم وصول ہوئیں
منشی حفیظ الدین صاحب اسسٹنٹ مال اکلہرہ صدر ایجنسی ایم صاحب احسان ۲ر
نتو مرفتہ ۵ ۔ مرقبا یا سابقہ ۴۲ ۔ مرکل ۱۳ ۔ ۱۱ر دو اخبار بنام انوار الحسن

فتاویٰ

س نمبر۹۔ زیارات مقابر اکابر کی نیت سے قطع مسافت اور سفر دور دراز کر کے جانا روا ہے یا نہیں؟ اور اولیاء اللہ و دیگر بزرگان دین کے مزارات کو بوسہ دینا۔ ختم پڑھنا۔ اور طواف کرنا اور اُن کے مزاروں پر ہر سال میلے لگانا۔ عُرس کرنا کرانا۔ ممنوع ہے یا نہیں؟

س نمبر۱۰۔ قبروں کی زیارت کا مسنون طریقہ کیا ہے اور زیارت قبور کس غرض سے کرنی چاہیے؟ اور کیا دعا پڑھنی چاہیئے؟ عورتوں کا قبروں کی زیارت کے لئے جانا روا ہے یا نہیں؟

س نمبر۱۱۔ اگر والدین اپنے فرزند کو شرک و بدعت کے کاموں کے ارتکاب کی ترغیب دیں اور حکم کریں تو اس صورت میں فرزند کو والدین کی اطاعت کرنی چاہیئے یا نہیں؟

س نمبر۱۲۔ سوم۔ دہم۔ بستم و چہلم وغیرہ کی دعوتیں قبول کرنی درست ہیں یا نہیں؟ اور ان رسومات کا کرنے والا گنہگار ہوگا یا نہیں؟ مردگان کی ارواح کو ثواب پہونچانے کا کیا طریقہ ہے؟

س نمبر۱۳۔ یہ قول جو مشہور ہے کہ اپنے اقربا و اعزائے فوت شدہ کی روحیں اپنے ورثہ کے گھر شب پنجشنبہ یا شب جمعہ کو آیا کرتی ہیں اگر اُن کے نام پر خیرات کی گئی تو خوش ہوتی اور دعائے خیر کرتی ہیں ورنہ کمال ناخوش ہوکر اور بددعا دیکر واپس چلی جاتی ہیں یہ قول صحیح اور واجب التسلیم ہے یا مردود؟ (سائل عبدالرؤف کیمپ امرالُق) ۳ آنہ کے ٹکٹ وصول ہوئے جو غریب فنڈ میں دئے گئے۔

ج نمبر۹۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ نیت ثواب سوائے کعبہ شریف مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے اور کسی مکان کی طرف سفر کرنا جائز نہیں اس لئے مزارات بزرگان کی زیارت کو سفر کر کے جانا منع ہے۔ وہاں ختم پڑھنا یا طواف اور عرس وغیرہ کرنا سب حرام ہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور تعمیل کے خلاف ہیں۔

ج نمبر۱۰۔ قبروں کی زیارت کی وجہ تو خود حدیث شریف میں آئی ہے۔ کہ فانها تزهد في الدنيا یعنے یہ قبریں دُنیا سے بے رغبت کرتی ہیں بس اسی نیت سے زیارت قبور جائز ہے۔ عورتوں کو قبروں کی زیارت سے منع آیا ہے۔

ج نمبر۱۱۔ والدین ہوں یا کوئی ہو جن کاموں میں خدا اور رسول کی مخالفت ہو اُن میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔ حدیث شریف میں ہے لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق۔

ج نمبر۱۲۔ سوئم وغیرہ سب فضول ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور تعمیل کے برخلاف ہیں۔ اس لئے ان دعوتوں کا قبول کرنا بھی درست نہیں مردگان کو ثواب پہونچانے کا یہی طریقہ ہے کہ اُن کی نیت سے کسی مخلوق کو فائدہ پہونچائے مگر نہ دکھاوا ہو نہ کسی قسم کی تعیین۔

ج نمبر۱۳۔ پنجشنبہ کو روحوں کا آنا کسی حدیث صحیح میں نہیں آیا۔ بلکہ قرآن و حدیث کے عمومات اس کے برخلاف ہیں۔ کیونکہ آیات و احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نیک روحیں نیکوں میں اور بد بدوں میں چلی جاتی ہیں والعلم عند اللہ

س نمبر۱۴۔ اگر امام بیس رکعت تراویح پڑھے تو اس کے ساتھ آپ بھی بیس رکعت پڑھے یا آٹھ پڑھکر علیحدہ ہو جائے۔ اسمیں افضل کونسی بات ہے اور تراویح جماعت کے ساتھ پڑھنی افضل ہے یا علیحدہ گھر میں یا مسجد میں پڑھنی افضل ہے اور وتر ایک رکعت یا تین رکعت پڑھنے افضل ہیں اور وتر جماعت کے ساتھ پڑھنے چاہئیں یا نہیں؟

س نمبر۱۵۔ مرد جب عورت سے جماع کرتا ہے تو مرد پر غسل کس حالت میں یا کس موقعہ پر واجب ہوتا ہے اور مرد پر اور عورت پر ایک ہی وقت میں غسل واجب ہو جاتا ہے یا کچھ فرق ہے۔ مرد کا بدن عورت کے بدن میں داخل ہوتے ہی غسل واجب ہو جاتا ہے یا دیر کے بعد۔ ایسا موقعہ ہو کہ مرد کا بدن عورت کے بدن میں داخل ہوتے ہی اسی وقت مرد کو انزال ہو جاوے تو عورت پر غسل واجب ہے یا نہیں اور غسل کی ترکیب بھی تحریر فرمائیگا کس طرح سے غسل کرنا چاہیئے۔

س نمبر۱۶۔ رمضان شریف میں دن کو عورت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ یا مساس عورت کے بدن کا خواہ کسی مقام کا ہو یا بوسہ و کنار کرنا دن کو روزہ میں جائز ہے یا نہیں اور اگر شب کو جماع کیا جائے تو انتہا درجہ کس وقت تک غسل کر لینا چاہیئے اگر شب کو نہو سکے غسل کسی وجہ سے تو پھر کس وقت تک دن کو غسل کرنے میں روزہ میں نقصان نہیں پہونچ سکتا۔

ج نمبر۱۴۔ تراویح آٹھ رکعت سنت ہیں اور بیس رکعت جائز ہیں۔ بشرطیکہ عمدہ طرح سے ادا کیجائیں امام اگر بیس رکعتیں پڑھتا ہو تو مقتدی کو اختیار ہے آٹھ پڑھکر الگ ہو جائے۔ یا بیس کو پورا کرلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔ کہ پچھلے وقت سے پہلا وقت اچھا ہے لیکن پہلے وقت میں باقاعدہ سماع قرآن شریف پچھلے وقت کے اکیلے پڑھنے پر فضیلت رکھتا ہے۔ وتر ایک رکعت بھی جائز ہے امام احمد ایک رکعت والی روایت کو ترجیح دیتے ہیں۔ رمضان شریف میں وتر جماعت کے ساتھ پڑھنے افضل ہیں۔

ج نمبر۱۵۔ حدیث میں آیا ہے کہ جب انزال ہو تو غسل واجب ہوتا ہے اس سے پہلے غسل کرنا

انتخاب الاخبار

چوہدری عبداللہ صاحب از اجودھیا اپنے نواسہ کے لیئے اور حاجی محمد سلطان صاحب از سیدھنا اپنے دوست میاں نصیر محمد اور محمد جی کے لیئے جنازہ غائب اور دعائے خیر کی درخواست کرتے ہیں۔ اللھم اغفرلھم۔

مرزا صاحب قادیانی کو الہام ہوا ہے کہ آپ کے لڑکا پیدا ہوا ہے جس کی تفسیر آپ یوں کرتے ہیں کہ آئندہ کسی وقت لڑکا پیدا ہوگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ حرم محترم آج کل بار دار ہیں)

حجاز ریلوے بڑی سرعت سے بن رہی ہے ایک سال کے اندر اندر مدینہ طیبہ تک پہونچنے کی توقع کیجاتی ہے۔

امسال امرتسر سے حاجی بکثرت گئے ہیں خدا سب کو بخیریت لاوے۔

درہ گومل میں مرتضے اور سرو بکار کے درمیان ڈاک لٹ گئی۔ اغلبا لٹیرے محسود قوم کے آدمی تھے۔

ریلوے کی کل آمدنی یکم اپریل سے ۱۹۔اکتوبر گذشتہ تک ۲۵ کروڑ ۸۰ لاکھ روپے ہوئی۔ گویا گذشتہ مالی سال کے اسی عرصہ کی نسبت اس سال ریل کی آمدنی میں دو کروڑ سے زیادہ کی آمد ہو چکی ہے۔

بمبئی میں ایک روئی کے کارخانہ میں آگ لگنے سے انجینر اور اسسٹنٹ انجینر جلکر خاک ہو گئے۔ دو اور آدمی جلکر مر گئے۔ اندازاً ۳ لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔

کاراتاغ علاقہ بخارا میں ۴۴۰۰ آدمیوں کے زلزلہ سے مرجانے کی خبر کی تصدیق ہوگئی۔ کاراتاغ کے آس پاس کے قصبات میں بھی زلزلہ سے اتلاف جان کا نقصان بہت ہوا۔

دربار میسور نے دیہاتی پنچایتوں اور گاؤں کے مقامی انتظام کا قدیم اور متروک دستور پھر تازہ کرنے کی تجویز کرلی ہے۔ دیہاتوں کی صفائی۔ تالابوں اور کنوؤں کی مرمت وغیرہ کا کام گاؤں کے پنچایتوں کے اختیار میں رہیگا پنچایتوں کو اس مقصد کے لیئے دربار میسور کے خزانہ سے ایک مقررہ رقم دیجایا کریگی۔ پنچایت کے عہدہ داروں کو گاؤں والے خود منتخب کیا کریں گے۔

مشرقی بنگالہ میں چلتی ٹرین میں چوری کی وارداتیں برابر ہوتے جا رہی ہیں ایک مارواڑی نے اپنے ملازم کے ہاتھ ۳۲ ہزار روپے آٹھ تھیلیوں میں کلکتہ سے نالدہ بھیجے۔ تھرڈ کلاس میں ملازم نے سفر کیا۔ اس کی آنکھ لگتے ہی ایک تھیلی ۴ ہزار روپے کی چرا لیگئے۔ پولیس نے ہر چند تلاش کی کچھ پتہ نہ لگا۔

قانون انسداد مجالس باغیانہ کی بابت اعلان کیا گیا ہے کہ مشرقی بنگال۔ اور آسام میں اس پر عملدرآمد ہوگا۔

امیر صاحب کابل نے ہندوستان کے قریب کا حال سنکر تند بار۔ کرم و پشاور کے افسران سرحد کے نام احکام جاری کردیئے ہیں کہ کسی قسم کا غلہ یا گھی افغانی سرحد کے پار نہ جانے پائے۔

دہلی میں چوہوں کا مروانہ شروع کیا گیا ہے۔ ہر ایک چوہے پیچھے ایک پائی اُجرت دیجاتی ہے۔ میونسپلٹی نے چوہے پکڑنے کو ۶ ہزار روپے کے پنجرے منگوائے ہیں۔ (سماجیو! ان چوہوں نے پچھلی جون میں کوئی برا کام کیا ہے یا اسی جون کی سزا بھگت رہے ہیں)

لاٹ صاحب بنگالہ نے حکم دیا۔ کلکتہ پولیس پر جو الزام لگائے گئے ہیں ان کی بخوبی تحقیقات کی جاوے۔

الہ آباد میں ٹیکا طاعون لگانا شروع کیا گیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اور بعض دیسی شرفا نے بھی ٹیکا کرایا۔

کلکتہ میں کرایہ کے موٹر کار یکم دسمبر سے چلنے شروع ہونگے۔ کمپنی نے ۲۴۰ موٹر کار ولایت سے منگوائے۔

ڈاکہ۔ ۲۷ ماہ گذشتہ کو ۲۰ مسلح ڈکا نیتوں کا ایک گروہ اسٹیشن پنجی (پشاور) پر حملہ آور ہوا اور دو ہندوؤں کو اٹھا کر لے گئے۔ راستہ میں ۴۵ ویں سکھ پلٹن کے چند سپاہیوں پر گولیاں چلاکر ایک سپاہی کو زخمی کر دیا۔ پھر ایک افسر ان کو زخمی کیا اور اس کے چپڑ اسیوں کو لے گئے۔

نواب محسن الملک مرحوم کی یادگار میں دو لاکھ روپے کی لاگت سے علیگڈھ کالج میں ایک وسیع مستقل بورڈنگ ہوس بنانے اور اس کی آمدنی سے کالج میں چند اور پروفیسر ملازم رکھے جانے کی تجویز کی گئی۔

حافظ آباد (گوجرانوالہ) میں جو دیا سلائی کا کارخانہ بڑی امیدوں سے قائم کیا گیا تھا۔ افسوس کہ عدم سرمایہ کے کارن بند او نیلام کرنا پڑا۔ پہلے اس کو جموں میں قائم کرنے کا ارادہ تھا لیکن سابق رزیڈنٹ نے اجازت نہ دی۔ ۱۵ نومبر کو نیلام کی پیشی ہے۔

کراچی اور سندھ میں گرانی ہو جانے کے سبب گورنمنٹ سے غلہ باہر جانے کا امتناعی حکم دیا گیا ہے۔

افواہ ہے کہ لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ چھوٹ گئے

کتبخانہ ثنائی

تفسیر ثنائی

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے زوائد کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں ایسے کہ باید و شاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ سر دست تیار ہیں جلد ششم زیر طبع ہے۔

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر	قیمت ۱؎
جلد دوم آل عمران و نسا	۱؎
جلد سوم مائدہ سے تا اعراف	۱؎
جلد چہارم تا نحل چودہ پارہ	۱؎
جلد پنجم فرقان تک	۱؎

پانچوں جلدیں یکدم منگانے والوں کو ایک سے تا پانچ ... علاوہ محصول ڈاک

الہامی کتاب

وید اور قرآن کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ تمام مباحث کا خاتمہ قرآن کے الہامی ہونے کا کامل ثبوت قیمت ۱۰ علاوہ محصول

تغلیب الاسلام مکمل

مہاشہ دہرم پال نو آریہ کی تہذیب الاسلام کا چاروں جلد کا جواب نہایت معقول اور مدلل۔ قابل دید ہے قیمت عہ علاوہ محصول۔

ترک اسلام

مہاشہ دہرم پال کے ترک اسلام کا نہایت مدلل اور معقول جواب قیمت ۲؎

المشتہر

مینیجر اہلحدیث امرتسر۔ کٹرہ سفید

مومیائی کے متعلق قیمتی اور زبردست

عالیجناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے

"یہ مومیائی جو ... استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کی وقت بہت مفید ہے۔" (اخبار اہلحدیث ۱۹ جولائی ۱۹۱۱ء صفحہ ۱ کالم ۱)

جناب عبد الصمد صاحب عبد اللہ پور سے تحریر فرماتی ہیں

بعد ملاخطہ تسلیم۔ میں نے ... ء جون کو آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر آپ کی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی تو ہمیشہ آپ سے ہی ادویات منگوایا کرونگا۔ الحمدللہ کہ آپ کی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی اسلئے ایفاء وعدہ مجھپر فرض ہوا ہے آٹھ روپے کی مندرجہ ذیل ادویات بھیجدیں ....

ایک صاحب سُونا تھ بھنجن سے لکھتے ہیں

ازراہ کرم دو تولہ مومیائی اور بھیجیں میں آپ کا پرانا خریدار ہوں گو اور شہادتیں بھی ہیں مگر گنجائش نہیں۔

مومیائی کے مختصر فوائد

مقوی باہ۔ دردکمر۔ جریان منی۔ ابتدائی سل و دق کے واسطے اکسیر۔ مقوی دماغ۔ مولد خون ہے۔ نوجوان۔ بوڑھے۔ بچے۔ عورت ہر ایک کے موافق خوش ذائقہ۔ قیمت فی چھٹانک ... آدھ پاؤ ... پاؤبھر ... سو تولہ

برق ست

اس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی سُست رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے۔ ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں ... پیدا ہوجاتی ہے اور خون کا دورہ ہوکر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہوجاتا ہے۔ ... جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہوکر بدن میں خون پیدا ہوجاتا ہے قیمت ... مع محصولڈاک ... (...)

المشتہر

مینیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر۔ کٹرہ قلعہ

حسب الحکم مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

ahmadimuslim.de